بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

جلد ۶۷/۳۲ ۔ ۲۱ ذیقعد ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۵ اخاء ۱۳۵۷ہش ۔ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء ۔ نمبر ۲۴۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

اللہ تعالیٰ سب سے پہلے انسان سے جس چیز کا حساب لے گا وہ نماز ہے

نماز عبادت کا مغز ہے جب سوز و گداز کے ساتھ اس میں دعا کی جائے تب اسے صلوٰۃ کہتے ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ۔ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ (الماعون: ۶-۷)

ترجمہ:- ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں اور جو صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ الصَّلٰوۃُ (کنز العمال)

ترجمہ:- بندہ سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ میں اور دعا میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ الصلوٰۃ ھی الدعاء۔ الصلوٰۃ مخ العبادۃ یعنی نماز ہی دعا ہے۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔ جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کیلئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدِ نظر رکھتا ہے اور ادب، انکسار، تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔ اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے یہی دعا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے۔ اس کے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے۔ یہ اس واسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض دفعہ دینی معاملات میں حارج ہو جاتی ہیں خاص کر خامی اور کچے پنے کے زمانہ میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔ صلوٰۃ کا لفظ پُرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے ویسی ہی [illegible] پیدا ہونی چاہیئے جب ایسی حالت کو پہنچ جائے جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم [illegible])

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

یہ اطلاع جماعت میں خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے فرزند ارجمند مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب کو امریکہ میں (جہاں آپ اعلیٰ تعلیم کے لئے ان دنوں مقیم ہیں) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ

نومولودہ بچی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی اور محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم اور محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الباسط صاحبہ کی نواسی ہے۔

ادارہ الفضل اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ بو زینب صاحبہ (بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ) محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ، محترمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے دیگر جملہ افراد کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود بچی کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی، صالح اور باقبال زندگی دے اور اسے والدین اور تمام افرادِ خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔

آمین اللّٰھم آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ
۲۵ اخاء ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بخل کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی دو خطرناک برائیاں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو بار بار اپنے مال کو اس کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور بخل سے کام لے کر خرچ نہ کرنے والوں کو قیامت کے دن دردناک عذاب کی وعید سے ڈرایا ہے لیکن اس نے بعض ایسے بخیلوں اور اس کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں کا بھی ذکر کیا ہے جنہیں وہ اسی دنیا میں رسوا کن عذاب دے گا۔ ظاہر ہے ان کا بخل سے کام لینا عام بخیلوں کے جرم سے بہت بڑھ کر ہو گا تبھی تو وہ انہیں رسوا کن عذاب میں مبتلا کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے جرم کی نوعیت اور اس کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ (النساء آیات ۳۷، ۳۸)

ترجمہ:۔ جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز کبھی پسند نہیں کرتا۔ (یہ تکبر کرنے اور اترانے والے وہ لوگ ہیں) جو (خود بھی) بخل کرتے ہیں اور (دوسرے لوگوں کو بھی) بخل کرنے کی ہدایت کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ہم نے کافروں (یعنی ایسے ناشکروں) کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے بخیلوں کی جن کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے بنیادی خرابی تو یہ بتائی ہے کہ وہ سخت متکبر اور اترانے والے ہوتے ہیں۔ اس بنیادی خرابی کے نتیجہ میں ان میں دو برائیاں ایسی پیدا ہوتی ہیں کہ جو ان کے بخل کی نوعیت اور شدت کو بہت بڑھا دیتی ہیں جس کی وجہ سے ان کے بخل کا اثر خود ان کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ دوسروں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے اور وہ بھی ان کی وجہ سے بدراہ ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

پہلی خرابی یہ پیدا ہوتی ہے کہ وہ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ کے تحت خود ہی بخل سے کام نہیں لیتے بلکہ دوسروں کو بھی بخل کی ترغیب دلا کر انہیں بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ سو گویا وہ شیطان کے بہکائے میں آکر خود ہی گمراہ نہیں ہوتے بلکہ دوسروں کو گمراہ کرنے کے لئے خود شیطان کا روپ دھار لیتے ہیں۔

دوسری خرابی یہ پیدا ہوتی ہے کہ ایسے لوگ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ کی رو سے اپنی آمدنی یا ذرائع آمد اور جمع شدہ دولت کو ظاہر نہیں کرتے یا اسے گھٹا کر بتاتے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ وہ اتنے مالدار نہیں ہیں کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کر سکیں۔ سو گویا وہ انتہائی خطرناک ناشکری کے مرتکب ہوتے ہیں۔

یہ دونوں خرابیاں ایسی ہیں جن کے متعلق قرآن مجید میں سخت وعید آئی ہے۔ جو لوگ دوسروں کو فقر سے ڈرا کر اور بخل کی ترغیب دے کر انفاق فی سبیل اللہ سے منع کرتے ہیں وہ اسی شیطان کا روپ دھارتے ہیں جسے مخاطب کر کے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ (الحجر آیت ۳۶) یعنی جزا و سزا کے دن تک تجھ پر میری لعنت رہے گی۔ یہ تو اس دنیا کی سزا ہے اور اگلے جہان میں اس سے اور اس کے تمام ساتھیوں سے جہنم کو بھر دیا جائے گا جیسا کہ فرمایا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ (ص آیت ۸۶) یعنی اے شیطان! میں جہنم کو تجھ سے اور ان میں سے جو تیری اتباع کریں گے ان سب سے بھر دوں گا۔ اسی طرح وہ لوگ جو انفاق فی سبیل اللہ سے بچنے کی خاطر اپنے ذرائع آمد اور مال و متاع کو ظاہر نہ کر کے ناشکری کے مرتکب ہوتے ہیں وہ اپنے آپ کو اس خدائی وعید کے نیچے لاتے ہیں وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ (ابراہیم آیت ۸) یعنی اگر تم نے ناشکری کی تو یاد رکھو کہ میرا عذاب یقیناً سخت ہوا کرتا ہے۔

الغرض وہ بخیل جو نہ صرف یہ کہ خود اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے منع کرتے ہیں اور اس پر مزید یہ کہ انفاق فی سبیل اللہ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو چھپاتے یا اسے کم کر کے ظاہر کرتے ہیں وہ بہت ہی خطرناک جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خبردار فرمایا ہے کہ مومن ہونے کی حیثیت میں ان کا ایک امتیاز یہ ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ نے اپنا مال اس کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے منتخب کیا ہے اور اس بنا پر انہیں بڑا اعزاز بخشا ہے اگر وہ اپنے اس امتیاز اور اعزاز کی قدر نہیں کریں گے تو اپنی جان پر آپ ظلم کرنے والے ٹھہریں گے جیسا کہ فرمایا:۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ

(محمد آیت ۳۹)

ترجمہ:۔ سنو! تم وہ لوگ ہو جن کو اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ کرو۔ اور تم میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں اور جو بھی بخل سے کام لے وہ اپنی جان ہی کے متعلق بخل سے کام لیتا ہے (یعنی اپنی جان پر خود ظلم کرتا ہے)۔

وہی تو ہے خدا میرا

بنائی جس نے یہ دنیا وہی تو ہے خدا میرا
جہاں کو جس نے رونق دی وہی ہے مدعا میرا
وہی خالق، وہی رازق، وہی حافظ، وہی ناصر
وہی معبود برحق ہے، وہی ہے منتہیٰ میرا

گلوں کو حسن کی دولت عطا کی جس کی قدرت نے
دیا بلبل کو نالہ غم کا جس کے حسن فطرت نے
کیا باران رحمت جس نے اکثر خشک سالی میں
ضعیفوں کو ظفر مندی عطا کی جس کی نصرت نے

یہ گل جو گلشنوں میں جھومتے اور لہلہاتے ہیں
لباس رنگ برنگ پہنے کھڑے جو مسکراتے ہیں
گلاب و یاسمین و نرگس و گلنار، یا سنبل
اسی کے حسن کی ادنیٰ جھلک گویا دکھاتے ہیں

عطا کی اس نے پانی کو روانی کوہساروں سے
سکھایا کشتیوں کو پار ہونا رودباروں سے
بنی آدم کو دی وہ قوت فکر و عمل اس نے
کہ حاصل کر رہا ہے برق کی رو آبشاروں سے

وہ اپنے نیک بندوں سے ہمیشہ پیار کرتا ہے
تکلم سے کبھی اس پیار کا اظہار کرتا ہے
جہاں والوں کو تا معلوم ہو اس کے مقرب ہیں
زراہ لطف ظاہر ان پہ کچھ اسرار کرتا ہے

(عبدالرحیم راٹھور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کیا ھے؟

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

اسلام کے لغوی معنی صلح کے ہیں گویا ہر وہ شخص جو اسلام کو قبول کرتا ہے وہ صلح اور امن میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایک طرف تو وہ اپنے پیدا کرنے والے رب کے ساتھ صلح کر کے اس کے احکام پر عمل پیرا ہو جاتا ہے اور دوسری طرف بنی نوع انسان سے بھی صلح کی راہ پر وہ گامزن ہو جاتا ہے اور وہ ان کی خدمت میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اسلامی شریعت میں اسلام کے دو مفہوم ہیں ایک تو سادہ طور پر کلمہ طیبہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کا اقرار ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ دوسرے خدا تعالیٰ کے احکام کی پوری اطاعت اور اس کی رضا کا حصول جس سے انسان کی روحانیت کامل ہوتی ہے۔

ایک مسلمان کو کن باتوں پر ایمان لانا چاہیے اس بارہ میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ج لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ط"

(البقرہ: ۲۸۶)

جو کچھ بھی اس رسول پر اس کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر وہ خود بھی ایمان رکھتا ہے اور دوسرے مومن بھی ایمان رکھتے ہیں یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس کے رسولوں میں سے ایک دوسرے کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے۔

پھر فرماتا ہے:-

"اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ"

(توبہ: ۱۸)

اللہ کی مسجدوں کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اور نمازوں کو قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

ایک اور جگہ فرمایا:-

"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ٥"

(الحجرات: ۱۶)

مومن وہی ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ ایک مسلمان اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کے رسولوں پر۔ اس کی نازل کردہ کتب پر اور آخرت پر ایمان لاتا ہے اور پھر نماز۔ زکوٰۃ اور جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعہ اپنے اعمال سے ایمان کی تصدیق کرتا ہے۔ جو شخص ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سچا مومن قرار دیتا ہے۔

حدیث میں یہ ذکر آتا ہے کہ ایک دن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر صحابہؓ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے حضورؐ سے سوال کیا۔

"مَا الْاِسْلَامُ؟"

کہ اسلام کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا:-

"قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ"

(بخاری)

کہ اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ مقررہ طریق پر ادا کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے۔

یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اس میں حج کرنے کے الفاظ بھی درج ہیں:-

اسی سلسلہ میں ایک حدیث حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے:-

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ"

(بخاری)

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ (۱) اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج کرنا (۵) اور رمضان کے روزے رکھنا۔

ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ"

(بخاری)

ہر وہ شخص جو ہماری طرح نماز ادا کرتا ہے۔ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرتا ہے اور ہمارا ذبیحہ کھاتا ہے وہ مسلمان ہے اور اس کے لئے اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی طرف سے ذمہ داری ہے پس تم اللہ کی اس ذمہ داری کو نہ توڑو۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی ظاہری پہچان بیان فرمائی ہے کہ جو کوئی ہماری طرح قبلہ رو ہو کر نماز ادا کرتا ہے اور ہمارا ذبیحہ کھاتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے نزدیک مسلمان ہے اور اُسے ایک مسلمان کے تمام حقوق حاصل ہوں گے۔ پھر حضورؐ فرماتے ہیں:-

"ثَلَاثَةٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يُكَفِّرُهٗ بِذَنْبٍ وَلَا يُخْرِجُهٗ عَنِ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ"

(ابوداؤد)

کہ تین باتیں ایمان میں شامل ہیں۔ (۱) کلمہ گو سے ہاتھ روک لینا (۲) اس کی کسی لغزش پر اس کی تکفیر نہ کرنا۔ (۳) اس کے کسی عمل کی وجہ سے اسلام سے خارج قرار نہ دینا۔

ان آیات اور احادیث کی رو سے ایک مسلمان کیلئے جن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے جماعت احمدیہ ان سب پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہے اور دین اسلام کو ہی اپنے لئے ذریعہ نجات یقین کرتی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ان سب باتوں پر بڑی مضبوطی سے قائم رہنے کی تلقین فرمائی ہے چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولؐ اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:۔

"ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے قائل ہیں اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہے۔ مانتے ہیں اور فرشتوں اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسولؐ نے حرام کیا اس کو حرام سمجھتے ہیں اور جو کچھ حلال کیا اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں اور ایک ذرہ کی کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا اس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اس کو سمجھیں یا اس کے بھید کو سمجھ نہ سکیں اور اس کی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مومن و موحد مسلم ہیں۔"

(نور الحق حصہ اول صفحہ ۵)

○

محترم سید محمد حسین شاہ مرحوم کی یاد میں

مکرم سید سعادت علی شاہ صاحب سمندری

میرے نانا جان مکرم سید محمد حسین شاہ ۴ر اکتوبر ۷۸ء کو چند روز علیل رہنے کے بعد دوپہر ساڑھے بارہ بجے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!

مرحوم رمضان المبارک میں بوجہ خرابی جگر علیل ہوئے۔ کافی علاج معالجہ کے بعد بھی آپ کی صحت بحال نہ ہوئی۔ ۴ر اکتوبر کو آپ نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۳ سال تھی۔

آپ ۱۸۹۵ء میں میانی پٹھاناں ضلع ہوشیار پور ایک معزز سید گھرانے میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی ابتداء میں آپ پیر صاحب گولڑہ شریف کے مرید تھے مگر حق کی جستجو تھی۔ جس کے لئے آپ سرگرداں تھے اتفاق سے حضرت مصلح موعودؓ کی بعض کتب آپ کے زیر مطالعہ آگئیں جن کے نتیجہ میں آپ نے ۱۹۳۰ء میں تحریری بیعت کے ذریعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی اور پھر نیکی۔ اخلاص اور فدائیت میں ترقی کرتے گئے۔ آپ خاندان میں پہلے اور اکیلے احمدی تھے۔

آپ بہت ملنسار۔ خندہ رو۔ مہمان نواز اور ہمدرد انسان تھے۔ ہر وقت ذکر الٰہی کو اپنی زندگی کا مدعا رکھا۔ ہر موقعہ اور ہر حال میں اٹھتے آپ کو دعاؤں میں لگائے رکھا۔

آپ نہایت متوکل، صابر و شاکر اور راضی برضا رہنے والے تھے۔

مرحوم پاکستان بننے سے قبل بھی ضلع قصور حال انڈیا میں بطور چونگی سپرنٹنڈنٹ کافی عرصہ ملازمت کرتے رہے۔ ہجرت کر کے آپ پہلے قصور میں اپنے بہنوئی کے ہاں عارضی طور پر مقیم رہے۔ مگر جلد سمندری ضلع فیصل آباد آکر مستقل طور پر آباد ہو گئے اور یہیں اپنے مکان اور زرعی زمینیں وغیرہ الاٹ کرالیں۔ اسی دوران آپ سمندری میں سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی مقرر ہوئے اور عرصہ پانچ سال تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ بحیثیت سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی شہر کا ہر فرد آپ کے اخلاق فاضلہ سے متاثر ہوا۔ آپ نے اپنی سعی سے سمندری شہر میں مسجد احمدیہ کے لئے مناسب جگہ حاصل کی اور ایک کچی مسجد تعمیر کرادی مگر اب یہاں بفضلہ تعالیٰ ایک پختہ مسجد موجود ہے اور آپ نے ایک لمبا عرصہ بطور امیر جماعت ہائے احمدیہ تحصیل سمندری قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مربیان کرام کی ایک کثیر تعداد سے نہایت حمیّانہ مراسم تھے نماز اس قدر خشوع و خضوع سے ادا کرتے کہ کافی دیر تک سجدہ میں پڑے رہتے اور اپنے مولا کریم سے گڑگڑا کر سلسلہ کے لئے تمام دوست احباب اور عزیز و اقارب کے لئے درد دل سے اور خلوص نیت سے دعائیں کرتے۔

مطالعہ کتب کا شوق جنون کی حد تک تھا جب تک ساری کتاب ختم نہ کر لیتے انہیں چین نہیں آتا تھا۔

نماز تہجد کے لئے باقاعدگی سے بیدار ہوتے، نماز پنجگانہ باقاعدگی سے ادا کرتے اور لوگوں کو بھی نماز کی تلقین کرتے، قرآن مجید کی تلاوت، ان کا معمول تھا جس میں کبھی کوتاہی نہ آنے دیتے۔

مرحوم نہایت دلیر، جرأت مند، صاف گو، صاحب فراست اور لطیفہ گو تھے ان کی موجودگی محفل کو چار چاند لگا دیتی تھی۔ مردہ سے مردہ محفل میں جان ڈال دیتے۔ تبلیغ کا موقعہ کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سعادتمند اولاد سے نوازا، وفات کے وقت آپ نے دو لڑکے۔ چار لڑکیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

آپ کی نعش ۵ اکتوبر ۷۸ء کو قبل از نماز فجر ربوہ پہنچی۔ مکرمی مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے بعد نماز فجر نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ہی نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

○

اعلان نکاح

۱۹ر ستمبر ۱۹۷۸ء کو بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ میں مکرم میاں محمد حیات صاحب نے میری بیٹی شفقت آراء سلمہا اللہ تعالیٰ کا نکاح ہمراہ عزیزم چوہدری محمد اسلم صاحب ولد چوہدری نواب خان صاحب مانگٹ ساکن مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین!

(چوہدری رفیق احمد کاہلوں
گلابی کوٹھی محلہ دار النصر غربی ربوہ)

درخواست دعا مکرم صوبیدار محمد یار صاحب ریٹائرڈ ان دنوں سینے میں سوزش اور شدید درد کے باعث علیل ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مبارک احمد نجیب مربی سلسلہ مقیم گریکی ضلع گجرات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم اگست تا ۱۵ر ستمبر ۱۹۷۸ء

۱-	مکرمہ لیڈی ڈاکٹر فہیمدہ منیر صاحبہ	ربوہ	۵۰—۰۰
۲-	مکرم مرزا رفیق احمد صاحب ابن مرزا قدرت اللہ صاحب واہ کینٹ		۸۰—۰۰
۳-	″ راجہ غلام حسین صاحب	″	۱۵—۰۰
۴-	″ ملک محمد افضل صاحب	″	۱۰—۰۰
۵-	″ غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد منجانب پھوپھی صاحبہ		۱۰۰۰—۰۰
۶-	″ حاجی شیخ محمد شفیع صاحب معرفت خواجہ ظفر احمد صاحب سیالکوٹ		۵۰۰۰—۰۰
۷-	″ منشی علم الدین صاحب	کوٹلی آزاد کشمیر	۵۰—۰۰
۸-	″ احسان الحق صاحب	″ ″	۱۰—۰۰
۹-	لجنہ اماء اللہ کراچی		۱۰۸—۲۵
۱۰-	مکرم راجہ محمد خالد صاحب	دوالمیال	۳۰—۰۰
۱۱-	بچگان ملک عبدالمالک صاحب	″	۲۰—۰۰
۱۲-	مکرم ملک بشیر احمد صاحب انجینئر	″	۱۱۰—۰۰
۱۳-	″ کیپٹن عظمت صاحب	″	۱۰—۰۰
۱۴-	مکرمہ زکیہ بیگم صاحبہ دختر ملک عبدالمالک صاحب	″	۱۰—۰۰
۱۵-	مکرم حاجی عبدالعزیز صاحب	″	۲۰۰—۰۰
۱۶-	″ میجر تاج احمد صاحب	″	۵۰—۰۰
۱۷-	″ ملک محمد صفدر صاحب	″	۱۰—۰۰
۱۸-	″ ملک رشید احمد صاحب	″	۱۰—۰۰
۱۹-	″ حاجی عبدالغنی صاحب	″	۱۰۰—۰۰
۲۰-	مکرمہ جہاں بیگم صاحبہ	″	۱۰—۰۰
۲۱-	مکرم ملک بشیر احمد صاحب	″	۵۵—۰۰
۲۲-	″ ملک رفیع احمد صاحب	″	۲۵—۰۰
۲۳-	″ صوبیدار ملک عباس خان صاحب	″	۵۰—۰۰
۲۴-	″ کیپٹن لعل خان صاحب	″	۱۵—۰۰
۲۵-	″ ملک عبدالغفار صاحب	″	۵۰—۰۰
۲۶-	″ شیخ بشیر احمد صاحب صدر جماعت کوٹ مومن		۱۰—۰۰
۲۷-	″ ملک سلطان رشید خان صاحب کوٹ فتح خان		۱۰—۰۰
۲۸-	″ حکیم علی احمد صاحب بیدادپور		۲۵—۵۰
۲۹-	″ سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ شیخوپورہ		۸۷—۸۳
۳۰-	″ بشیر الدین صاحب از والد صاحب مرحوم واہ کینٹ		۲۰—۰۰
۳۱-	″ ″ ″ از والدہ صاحبہ مرحومہ		۲۰—۰۰
۳۲-	″ سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ ٹیکسلا		۲۵—۰۰
۳۳-	″ محمد شریف صاحب سیکرٹری مال چک ۶۳ ب شیخوپورہ منجانب عطاء اللہ صاحب بھٹی		۱۰—۰۰

گمشدہ عینک

میری عینک جس کا کیس گہرے خاکی رنگ کا تھا چند دن پہلے دارالنصر سے شہر آتے ہوئے کہیں گر گئی تھی۔ اگر کسی دوست کو ملی ہو تو خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
(خاکسار عبدالمجید خان آف ویروowal (والد پروفیسر نصیر احمد خان صاحب) دارالنصر غربی ربوہ)

درخواست دعا

مجھے جوڑوں کا درد کافی مدت سے ہے نیز میری بیوی کو Angina (انجائنا) کی تکلیف عرصہ سے ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے لئے اور میری بیوی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں کہ ہماری یہ تکلیفیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو جائیں۔
(عبدالرحیم یونس کراچی۔ حال ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

پانچویں مرحلہ کے ساڑھے سات ماہ گزر چکے ہیں

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی وصولیوں کا پانچواں مرحلہ ۲۸ر فروری ۱۹۷۹ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس مرحلہ کے ساڑھے سات ماہ گزر چکے ہیں۔ مقررہ تاریخ تک ہر وعدہ کنندہ سے ۵/۱۵ رقم وصول ہو جانی ضروری ہے۔ مہربانی فرما کر اس عرصہ میں جوبلی فنڈ کی وصولی کے لئے منظم طور پر کوشش فرمائیں اور ایسا انتظام فرمائیں کہ کارکنان ہر وعدہ کنندہ کے پاس خود پہنچ کر احسن طریق پر اُن کو یاددہانی کرائیں تاکہ وقت کے اندر اندر پوری وصولی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا معاون و مددگار ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری
صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ٹینڈر نوٹس

کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۴ء اور سنٹرل ریجن شیڈول آف ریٹ ۱۹۶۴ء کے مطابق پر سنٹیج / آئٹم ریٹ ٹینڈر برائے مندرجہ ذیل کام ازاں محکمہ بلڈنگ کے منظور شدہ ٹھیکیداران جنہوں نے سال ۱۹۷۸ء کی فیس ٹھیکیداری جمع کرادی ہو مطلوب ہیں۔ اس نوٹس کی اشاعت کے بعد کسی روز بھی ٹینڈر فارم حاصل کئے جا سکتے ہیں اور ٹینڈر بکس میں ڈالے جا سکتے ہیں۔ ٹینڈر زیر دستخطی کے دفتر میں مورخہ 78-X-31 کو بوقت 30-12 بجے تک لئے جائیں گے اور ان ٹھیکیداران یا ان کے مجاز نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو کہ وقت مقررہ پر موجود ہوں گے۔ مشکوک ٹینڈر۔ بلا ضمانت یا بذریعہ تار قابلِ قبول نہ ہوگا۔ زرِ ضمانت چالان۔ یا کال ڈیپازٹ کی صورت میں قابلِ قبول ہوں گے۔ زیر دستخطی کسی ایک یا تمام ٹینڈروں کو بلا تشہیر وجوہات مسترد کرنے کا مجاز ہوگا۔ کام کی تفصیلات اور ٹھیکے کی شرائط دفتر ہذا سے دفتری اوقات میں معلوم کی جا سکتی ہیں۔ ٹینڈر فارم ڈویژنل ہیڈ کلرک سے بعد ادائیگی قیمت 30/10/78 تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ	زرِ ضمانت	میعاد کام
۱-	سپیشل مرمت گودام بمقام ضلع جھنگ	۴۵,۰۰۰/-	۴۵۰۰/-	۲-ماہ
۲-	سپیشل مرمت بن بمقام جھنگ	۵۰,۰۰۰/-	۵۰۰۰/-	۲-ماہ
۳-	سپیشل مرمت بن بمقام شاہ جیونہ	۴۰,۰۰۰/-	۴۰۰۰/-	۲-ماہ
۴-	سپیشل مرمت بن بمقام چنیوٹ	۲۵,۰۰۰/-	۲۵۰۰/-	۲-ماہ
۵-	سپیشل مرمت بن بمقام شورکوٹ	۳۰,۰۰۰/-	۳۰۰۰/-	۲-ماہ
۶-	سپیشل مرمت بن بمقام لالیاں	۳۰,۰۰۰/-	۳۰۰۰/-	۲-ماہ

ایگزیکٹو انجینئر
جھنگ پراونشل بلڈنگ ڈویژن
IPL-5605

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اوّل:

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۷۸ء کی مختصر روداد

۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ربوہ میں اپنی سابقہ روایات کے مطابق منعقد ہوا اس میں کراچی۔ کوئٹہ۔ ملتان۔ لاہور۔ فیصل آباد سرگودھا اور پشاور کے علاوہ پاکستان بھر سے ۶۲۹ شہری و دیہاتی مجالس کے ۵۵۲۰ نمائندگان نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ چار بیرونی ممالک سے بھی خدام تشریف لائے ہوئے تھے۔ بیرون ربوہ سے آنے والے خدام کی تعداد ۳۲۳۵ اور ربوہ کے خدام کی تعداد ۲۲۸۵ تھی۔ خدام کے علاوہ افتتاحی اور اختتامی اجلاسات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر کے وقت آنے والے اطفال اور انصار اس کے علاوہ ہیں۔ ۱۹۷۳ء کے بعد امسال چار سال کے وقفہ کے بعد کھلی فضا میں اجتماع منعقد ہوا۔ ۱۹۷۳ء میں ۵۴۶ مجالس کے ۴۳۳۸ خدام اس میں شامل ہوئے تھے گذشتہ سال مسجد اقصیٰ کے صحن میں اجتماع منعقد ہوا تھا اور اس میں ۴۹۹ مجالس کے ۴۲۸۱ خدام نے شمولیت کی تھی جبکہ اِس سال خدا کے فضل سے ۶۲۹ + ۴ بیرونی مجالس کے ساڑھے پانچ ہزار سے زائد خدام اس میں شامل ہوئے۔ اس دفعہ مختلف مجالس سے ۵۲۶ خدام سائیکلوں پر اجتماع میں شمولیت کے لئے آئے۔ تین دن خدام نے خیموں میں رہائش اختیار کی۔ جملہ خدام کیلئے کھانے کا انتظام تھا۔ کھیلوں اور دیگر علمی پروگراموں کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لاکر خدام کو اپنی زرّیں نصائح سے نوازا۔ نیز علمائے سلسلہ اور بزرگان نے بھی تقاریر کیں۔ اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ بھی ہوئی جس میں بجٹ اور دیگر تجاویز پر غور کیا گیا۔ اِس طرح تین دن تک خالص دینی اور روحانی ماحول میں یہ اجتماع منعقد ہونے کے بعد ۲۲ر اکتوبر ۱۹۷۸ء کو پانچ بجے شام دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

پہلا دن ۲۰ر اکتوبر

۲۰ر اکتوبر کو علی الصبح خدام نے دفتر بیرونجات میں رجسٹریشن کروا کے ٹکٹ حاصل کرنے شروع کئے اور دفتر اندرون سے اپنا قطعہ دریافت کرکے اپنے اپنے خیمے نصب کئے۔ پہلے دن شام تک آنیوالے [illegible] ہزار تھی۔ اس میں بیرون از ربوہ تین ہزار اور ربوہ کے خدام کی تعداد دو ہزار تھی۔ خدام نے گیارہ بجے قبل دوپہر اپنے اپنے خیمے نصب کئے اور گیارہ بجے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تمام انتظامات کا جائزہ لیا اور اس سلسلہ میں بعض ہدایات دیں۔ مقام اجتماع میں خیمے لگانے کے لئے بارہ بلاک بنائے گئے تھے جن میں سے ایک ریزرو تھا باقی گیارہ بلاکوں میں خدام نے بڑی ہمت و تندہی سے خیمے لگائے۔ ربوہ کے خدام نے خود ساختہ خیمے لگائے اس کے علاوہ باہر کی چند مجالس کے خدام نے بھی خود ساختہ خیمے لگائے باقی خیموں کا انتظام مرکز کی طرف سے کیا گیا۔ اس اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے پہلے دن شام تک ۴۷۹ خدام سائیکلوں پر ربوہ آئے جن کی فہرست ضلع وار درج ذیل ہے:-

ضلع گوجرانوالہ	۵۸
ضلع سیالکوٹ	۴۳
ضلع جھنگ	۴۴
ضلع ملتان	۴۶
ضلع قصور	۴۴
ضلع ساہیوال	۹
ضلع سرگودھا	۱۰۰
ضلع بہاولپور	۱
ضلع فیصل آباد	۶۵
ضلع شیخوپورہ	۵۳
ضلع راولپنڈی	۱۰
ضلع لاہور	۴۲
ضلع ڈیرہ غازیخان	۹
ضلع گجرات	۷

آخری دن کی اطلاع کے مطابق یہ تعداد ۵۲۶ تک پہنچ گئی۔

خیمے نصب کرنے سے فارغ ہوکر خدام دارالضیافت میں کھانا کھانے کے لئے گئے وہاں سے نماز جمعہ کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف لائے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد واپس مقام اجتماع میں آگئے۔

چار بجے سہ پہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ صدر مجلس اور مجلس عاملہ مرکزیہ نے حضور کا استقبال کیا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی جو مکرم قمرالدین صاحب انڈونیشین نے کی۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور کھڑے ہوکر خدام سے ان کا عہد دوہرایا۔ پھر مکرم منیر احمد صاحب جاوید لاہور نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم "نونہالانِ جماعت سے خطاب" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں حضور نے خدام سے خطاب فرمایا جو تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور نے پہلے حکومتِ وقت کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمیں اِس کھلی فضا میں اجلاس منعقد کرنے کی اجازت دی نیز اِس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ ہمارے ملک کے حالات اِس حد تک سدھر گئے ہیں کہ خدام الاحمدیہ کو ان کے اجتماع کی اجازت مل گئی۔ اِس کے بعد حضور نے جو ایمان افروز تقریر فرمائی اُس کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

حضور کی تقریر کے بعد ابتدائی ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے ان کی تفصیل درج کی جاتی ہے:-

کبڈی:- راولپنڈی vs لاہور
لاہور رونر رہا۔

فٹ بال نمبر ۱:- ربوہ vs سندھ
ربوہ جیت گیا۔

فٹ بال نمبر ۲:- ملتان vs کراچی
میچ برابر رہا۔ (اگلے دن کراچی جیت گیا)۔

اِس کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں ہوئیں اور نمازوں کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے درس قرآن مجید دیا جس میں خلافت کی اہمیت کی طرف خدام کو توجہ دلائی اور بتایا کہ اس زمانہ میں آیت استخلاف میں جو پیشگوئی ہے اسکے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ میں خلافت کو قائم کیا ہے اِس سے فائدہ اُٹھانا ہمارا کام ہے۔ درس کے بعد خدام نے طعام گاہ سے کھانا حاصل کرکے اپنے خیمہ جات میں کھایا۔ اِس دوران سٹیج پر تقریری مقابلہ معیار سوم منعقد ہوا جس میں درج ذیل خدام اوّل، دوم آئے۔ اوّل۔ صالح لطیف ربوہ۔ دوم۔ محمد امجد عارف سرگودھا۔

کھانے کے بعد شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد دعا ہوئی اور پھر رپورٹ شدہ تجاویز پڑھ کر سنائی گئیں ان کے بارہ میں مکرم صدر صاحب نے وضاحت کی کہ کیوں انہیں مجلس شوریٰ میں پیش نہیں کیا گیا۔ پھر سب کمیٹیوں کا تقرر ہوا اور درج ذیل کمیٹیاں بنائی گئیں:-

(۱) سب کمیٹی تعلیم (۲) سب کمیٹی اطفال (۳) سب کمیٹی مال۔

اجلاس شوریٰ کے بعد مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوئے اور اوّل، دوم آنیوالے خدام کو انعامات دئیے گئے۔

تقریری مقابلہ معیار دوم:- اوّل محمد رفیق ربوہ۔ دوم۔ افضال الرحمٰن لاہور۔

مقابلہ ترجمہ قرآن معیار اوّل:- اوّل فضل احمد ربوہ۔ دوم مبارک علی تربیلا ڈیم

مقابلہ ترجمہ قرآن معیار دوم:- اوّل۔ محمد عبداللہ ربوہ۔ دوم۔ محمد زاہد شیخوپورہ

مقابلہ حفظ قرآن حفاظ:- اوّل۔ لطف الرحمٰن ربوہ۔ دوم۔ بشیر احمد ملتان۔

مقابلہ حفظ قرآن غیر حفاظ:- اوّل۔ رانا سعید احمد سیالکوٹ۔ دوم۔ عبدالرشید منگلا ڈیم۔

تلاوت کلام پاک:- اوّل۔ محمد امجد سرگودھا
دوم۔ حافظ برہان محمد ربوہ

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ معیار اوّل:-
اوّل۔ رانا سعید احمد سیالکوٹ
دوم۔ احسان اللہ فیصل آباد

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ معیار دوم:-
اوّل۔ حمید اللہ شیخوپورہ
دوم۔ مظفر حسین فیصل آباد

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ معیار سوم:-
اوّل۔ محمد زاہد شیخوپورہ
دوم۔ منور احمد سرگودھا

اس کے بعد تلاوتِ قرآن کریم کا فائنل مقابلہ ہوا جس میں مندرجہ ذیل خدام اوّل، دوم آئے:-

اوّل۔ محمد امجد عارف سرگودھا
دوم۔ حافظ برہان محمد ربوہ

۱۰ بجے شب یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ اجتماع میں اجلاس کی کارروائی اور ورزشی مقابلہ جات کے مختلف مواقع پر فوٹو بھی لئے گئے۔ (باقی) مرتبہ محمد انور قریشی مہتمم اشاعت

خالص مٹھائی
اور
عمدہ چائے کے لئے
قدیر سویٹ ہاؤس
مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ [illegible]